قَدْ جَاءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ

اللہ کی طرف سے نُور آیا

محمد فاروق خالصؔ رضوی

صدر سُنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او) ناگپور

سُنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

قَدۡ جَآءَکُمۡ مِّنَ اللّٰہِ نُوۡرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ ۝

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔"

قرآن کریم، سورۂ مائدہ، آیت ۱۵ میں نور سے مراد کون ہے؟

اللہ کی طرف سے نُور آیا

محمد فاروق خالصؔ رضوی

صدر سُنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)، ناگپور

سُنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او)

بھالدار پورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا۔

کتاب : اللہ کی طرف سے نور آیا

تالیف : محمد فاروق خاں صاحب رضوی حفظ اللہ المولی

کمپوز : الرضا گرافکس، بھالدارپورہ، ناگپور۔

اشاعت : ۲۵ر جون ۲۰۲۱ء

ناشر : سنی حنفی آرگنائزیشن (ایس ایچ او، انٹرنیشنل)۔

دیواڑیا کانگریس بھون کے پیچھے، بھالدارپورہ، ناگپور (مہاراشٹر) انڈیا- 440 018

Download the books of Ulama-e Ahlesunnat in PDF on Telegram :
https://t.me/SHO_ISLAMIC_CHANNEL

Subscribe to our official Youtube channel :
https://youtube.com/c/SUNNIHANFIORGANIZATION

Subscribe to our official Youtube channel :
https://youtube.com/c/shochannel786

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

نَحۡمَدُہٗ وَنُصَلِّیۡ وَنُسَلِّمُ عَلٰی رَسُوۡلِہِ الۡکَرِیۡمِ ○

پہلے اِسے ضرور پڑھیں !

اہلسنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نے تمام مخلوقات میں سب سے پہلے اپنے محبوب ، نبی ءِ مُکرَّم ، رسولِ اکرم ، سَیِّدِ عالم ، نورِ مجسَّم ، احمدِ مجتبیٰ ، محمد مصطفیٰ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے نورِ مبارک کو پیدا فرمایا۔ اِسی عقیدۂ حقّہ پر صحابہءِ کرام ، تابعین وتبع تابعین عُظّام ، ائمہ دین ، اولیاء کرام وصُلحا (رضوانُ اللہ تعالیٰ علیہ اجمعین) ہمیشہ قائم رہے ہیں ۔ اور اِس حقیقت پر قرآن ، اَحادیث ، اقوالِ ائمہ ، محدِّثین ومُفسِّرین کے کثیر دلائل شاہد ہیں ۔

ایک ضروری وضاحت :

ہم اہل سنت و جماعت کا عقیدہ ہے کہ نبیِّ کریم صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم تخلیق کے اِعتبار سے تمام مخلوقات میں سب سے اوَّل ہیں اور آپ کی حقیقت نور ہے ۔ لیکن آپ ﷺ دنیا میں عبد ، بشر (انسان) بن کر تشریف لائے ۔ آپ کے والد حضرت عبداللہ بن عبدالمُطّلب (رضی اللہ تعالیٰ عنہما) ہیں اور آپ اپنی والدۂ طیّبہ حضرت آمنہ بنت وَہب (رضی اللہ تعالیٰ عنہا) کے شکمِ اَطہر سے بحیثیت افضل البشر تولد ہوئے ، اِس لحاظ سے آپ اولادِ آدم میں سے ہیں ۔ نبیِّ پاک ﷺ کی بشریت بھی نہایت پاک وصاف ، مطہر و پاکیزہ اور بے شمار خصائص و کمالات کی حامل ہیں ۔ چنانچہ لباسِ بشریت میں ہونے کے باوجود حِسّی ومَعنَوِی اِعتبار سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں ۔

انکارِ بشریت کفر ہے :

حضور سیّد عالم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کے بشر ہونے میں کسی کا اختلاف نہیں۔ لہذا اہلسنت و جماعت نبیٔ پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کو افضل البشر، سیّد البشر، بے مثل بشر، عظیم الشّان بشر، بے عیب بشر، معصوم عن الخطا بشر تسلیم کرتے ہیں اور مطلقاً انکارِ بشریت کو کفر مانتے ہیں۔ چنانچہ۔

امامِ اہل سنّت اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدّثِ بریلوی علیہ الرحمتہ والرضوان فرماتے ہیں۔

''جو یہ کہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی صورتِ ظاہری بشری ہے حقیقتِ باطنی بشریت سے ارفع و اعلیٰ ہے، یا یہ کہ حضور ﷺ اوروں کی مثل بشر نہیں، وہ سچ کہتا ہے۔ اور جو مطلقاً حضور ﷺ سے بشریت کی نفی کرے وہ کافر ہے۔ قال اللہ تعالیٰ : قُلْ سُبْحَانَ رَبِّیْ هَلْ كُنْتُ اِلَّا بَشَرًا رَّسُوْلًا۔ (سورۂ بنی اسرائیل، آیت ۹۳) اللہ تعالیٰ نے فرمایا : تم فرماؤ پاکی ہے میرے رب کو میں کون ہوں مگر آدمی اللہ کا بھیجا ہوا۔ (واللہ تعالیٰ اعلم)۔''

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۱۴، کتاب السیر، مسئلہ نمبر ۹۶، صفحہ نمبر ۳۵۸)

جھوٹ و بہتان :

دیکھا گیا ہے کہ مخالفین اہل سنت جھوٹ و بہتان سے کام لیتے ہوئے یہ کہتے ہیں کہ اہل سنت کے علماء و عوام رسول اللہ ﷺ کی بشریت کے منکر ہے اور نبی کریم ﷺ کو انسان نہیں مانتے بلکہ صرف نور ہی مانتے ہیں (معاذ اللہ) ! تو اِس بہتان کا سب سے مختصر و

بہتر جواب یہ ہی ہے کہ لَعْنَةُ اللهِ عَلَى الْكَاذِبِيْنَ (اللہ کی لعنت ہو جھوٹوں پر)۔

الحمدللہ ! ہم دعوے سے کہتے ہیں کہ مخالفین اپنے اِس کِذب و بہتان پر اہل سنت و جماعت کے کسی بھی معتبر و مستند عالم دین کی کسی کتاب یا رسالہ تو دَرکنار ایک قول تک پیش نہیں کر سکتے۔ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صَادِقِيْنَ۔

ایک اہم اُصولی بات :

یاد رکھیئے ! نبی کریم ﷺ کا بشر (انسان) ہونا ایک مُتَّفَقہ عقیدہ ہے۔ اِس پر ہمارے اور ہمارے مخالفین کے درمیان کوئی اِختلاف نہیں ہے۔ بلکہ ہمارے اور مخالفین کے درمیان اِس مسئلہ میں جو بنیادی اِختلاف ہے وہ آپ ﷺ کے حقیقتاً نور ہونے یا نہ ہونے پر ہے۔ ہم اہل سنت و جماعت حضور صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم کو تخلیق کے اِعتبار سے تمام مخلوقات میں اوَّل جانتے ہیں اور آپ ﷺ کی تخلیق کو حقیقت کے لحاظ سے نور مانتے ہیں۔ جبکہ مخالفین (فی زمانہ وہابیہ و دیابنہ) رسول اللہ ﷺ کے نور ہونے کا اِنکار کرتے ہیں اور بشر بھی معاذ اللہ اپنی طرح مانتے ہیں۔

لہذا اُصولی طور پر مناظرہ یا بحث و مُباحثہ رسول اللہ ﷺ کے بشر ہونے پر نہیں، بلکہ آپ صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے تخلیق کے اِعتبار سے اوّل ہونے یا نہ ہونے، اور آپ ﷺ کی حقیقت کے نور ہونے یا نہ ہونے پر ہونا چاہیے ! لیکن افسوس ! ہمیشہ دیکھا گیا ہے کہ جب بھی اِس موضوع پر منکرین سے گفتگو ہوتی ہے تو منکرین اِس بنیادی اُصول کو بالائے طاق رکھ کر مکر و فریب سے کام لیتے ہیں اور خلطِ مبحث کرتے ہوئے نبی پاک صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم کے بشر ہونے کے دلائل دینے شروع کر دیتے ہیں۔ جبکہ ہمارے

علماء اہل سنت ہمیشہ سے مانتے و کہتے آئے ہیں کہ حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا بے مثل بشر ہونا ہمارا قطعی عقیدہ ہے اور اِس کا منکر خود ہمارے نزدیک کافر ہے۔ نیز حضور صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا بشر (انسان) ہونا ایک اِتفاقی عقیدہ بھی ہے، اِس پر کسی فریق کا اِختلاف نہیں۔ اور جس بات پر فریقین کے مابین اِتفاق ہو اُس پر بحث و مباحثہ اور دلیل کی کوئی حاجت ہی نہیں ہے۔

لہذا اب اُصولی قانون یہ ہے کہ جس بات میں اختلاف ہو صرف اُس کی نسبت گفتگو ہونی چاہیے۔ چونکہ ہم نبی کریم ﷺ کی حقیقت کے نور ہونے کے مدعی ہے، لہذا یہ ہمارے ذِمّہ ہے کہ ہم اپنے دعوے کی صداقت میں حضور ﷺ کی حقیقت کے نور ہونے کے دلائل قرآن، اَحادیث، اقوالِ ائمہ ومحدّثین سے پیش کریں۔ اور چونکہ ہمارے مخالفین حضور ﷺ کی حقیقت کے نور ہونے کے منکر ہے، لہذا اُن کے ذِمّہ یہ ہے کہ وہ اپنے دعوے کے ثبوت میں قطعی وصریح دلائل پیش کریں اور اُس کیلئے تین بنیادی باتوں کی پابندی اُن پر لازم ہے۔

(۱) کم ازکم کوئی ایک ایسی صریح آیت پیش کریں جس میں فرمانِ الٰہی ہو کہ ''ہم نے اپنے نبی کو نور بنا کر نہیں بھیجا۔''

(۲) کم ازکم کوئی ایک صحیح، صریح، مرفوع، غیر متعارض ایسی حدیث پیش کریں جس میں نبی کریم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم نے اپنے نور ہونے کا اِنکار کیا ہو، اور فرمایا ہو کہ ''میری حقیقت نور نہیں، یا میری تخلیق حقیقتاً نور سے نہیں ہوئی۔''

(۳) کسی صحابی کا صحیح الاسناد، صریح، غیر متعارض ایسا فرمان پیش کریں، جس میں نورانیت محمدی صلّی اللہ علیہ وسلّم کا اِنکار ہو۔

مخالفین کی علمی لاچاری :

حقیر راقم الحروف دعوے سے کہتا ہے کہ مخالفین، قرآن کریم میں کوئی ایک آیت ایسی نہیں دیکھا سکتے جس میں رب تبارک وتعالیٰ کا فرمان ہو کہ ”(اے نبی) ہم نے آپ کو نور بنا کر نہیں بھیجا“ کوئی ایک صریح، صحیح، مرفوع، غیر متعارض حدیث پیش کرنا تو بعید، کوئی ضعیف، منکر بلکہ موضوع روایت تک ایسی نہیں کہ جس میں حضور سیّدِ عالَم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے نور ہونے کا اِنکار فرمایا ہو۔ اور نہ کسی صحابی کا کوئی اثر موجود ہے جس میں نبی پاک ﷺ کے حقیقتاً نور ہونے کا اِنکار ہو۔

حق تو یہ ہے کہ مخالفین کے پاس اپنے مؤقف (کہ نبی پاک ﷺ نور نہیں) پر کوئی دلیل سرے سے موجود ہی نہیں ہے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ اصل موضوع نورانیتِ مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم پر گفتگو کرنے کی بجائے خلطِ مبحث سے کام لیتے ہیں اور بشریت کے متعلق آیات واَحادیث سنانے لگتے ہیں۔ جس سے کھلے طور پر ظاہر ہے کہ یہ اُن کی علمی لاچاری، کج فہمی اور اُن کے عقائدِ باطلہ پر ہونے کی ایک بیّن دلیل ہے۔ حتیٰ کہ اُن کی علمی بے چارگی کا حال یہاں تک پہنچا ہوا ہے کہ وہ اپنے دعوے میں کسی امام کا ایسا کوئی ایک فتویٰ تک نہیں دیکھا سکتے کہ ”جو لوگ رسول اللہ ﷺ کی حقیقت کو نور مانتے ہیں وہ معاذ اللہ ! مشرک، کافر یا گمراہ ہے !“ جبکہ، الحمدللہ ! ہم اہل سنت کے پاس رسول اکرم ﷺ کے تخلیق کے اعتبار سے اوّل اور نور ہونے پر قرآن واَحادیث، ائمہ دین بلکہ خود مخالفین کے علماء واکابرین کی کتابوں سے کثیر دلائل ہیں۔

فقط

محمد فاروق خاں رضوی غفرلہ

سوال :

بخدمت عالی !

محترم المقام حضرت محمد فاروق خاں رضوی صاحب مدظلہ العالی۔

السلام علیکم ورحمتہ اللہ وبرکاتہ۔

امید قوی ہے کہ مزاج گرامی بخیر ہونگے۔ اللہ تعالیٰ آپ کی عمر، علم وعمل میں برکتیں عطا فرمائے۔ آمین۔

عرض ہے کہ ہم اہل سنت رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی حقیقت نور مانتے ہیں اور اپنے اِس عقیدہ پر بہت سے دیگر دلائل کے ساتھ قرآن کریم، پارہ ۶ رسورۃ مائدہ رآیت ۱۵ کو بھی خصوصیت کے ساتھ پیش کرتے ہیں، جس میں اللہ ربُّ العزت نے اِرشاد فرمایا۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔''

اِس آیت سے متعلق وہابیہ کہتے ہیں کہ۔

(۱) اِس آیت میں نور سے مراد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس نہیں بلکہ اسلام اور قرآنِ پاک ہے۔

(۲) نیز یہ بھی کہتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس کو نور نہیں فرمایا بلکہ آیت میں نور سے مراد نورِ ہدایت ہے یعنی اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے ذریعے اپنے بندوں کو ہدایت کا نور عطا فرمایا ہے۔ لہذا آپ نورِ ہدایت ہے نہ کہ نورِ مجسّم ؟

وہابیہ کی یہ باتیں کہاں تک درست ہے ؟ اور ہم اہل سنت اِس آیت میں نور سے

مراد رسول اللہ ﷺ کی ذاتِ اقدس کو لیتے ہیں تو اِس کی دلیل کیا ہے ؟

برائے کرم اِن سوالات کے جوابات دلائل کے ساتھ عنایت فرما کر ممنون و مشکور فرمائے۔ والسلام

محمد اِحتشام رضوی

اَرجی، ضلع سدھارتھ نگر، یوپی۔

: الجواب :

وعلیکم السلام ورحمتہ اللہ تعالیٰ وبرکاتہ۔

عزیزم ! آپ کے سوالات کے جوابات نقل کرنے سے قبل مناسب سمجھتا ہوں کہ پہلے اِس آیت کریمہ کی مختصراً کچھ لُغوی تشریح بیان کردوں تاکہ حقیقتِ جواب کو سمجھنے میں آسانی ہو۔ چنانچہ۔

رب تبارک وتعالیٰ ارشاد فرماتا ہے۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۝

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔''

(قرآن کریم، پارہ ۶ / سورۃ المائدہ / آیت ۱۵)

تشریح : قَدْ : بیشک، بلاشبہ، تحقیق۔

کلمہ ''قد'' سے تشریف لانے والے کی تشریف آوری کو مؤکد کیا گیا ہے تاکہ اُس کے تشریف لانے میں کسی طرح کا کوئی شک وشبہ نہ رہے۔

جَآءَ : آیا،تشریف لایا۔

''جاءَ'' یہ بتاتا ہے کہ وہ وجودِ مُکَرّم پہلے بھی موجود تھا، پھر اِس عالم فانی میں تشریف لایا۔

كُمْ : تمہاری طرف،تمہارے پاس۔

''کم'' ضمیر مخاطب ہے،یعنی تم میں سے ہر ایک کے پاس تشریف لایا۔

مِنَ اللّٰهِ : اللہ کی طرف سے،اللہ کی جانب سے۔

''من اللہ'' سے یہ بتانا مقصود ہے کہ یہ تشریف لانے والا پہلے قربِ خداوندی میں موجود تھا اور اب اللہ کے حکم سے،اللہ کی طرف سے،تمہاری طرف تشریف لایا۔

نُوْرٌ : نور،روشنی۔

''نور'' مصدر ہے۔مصدر کے معنی ہے ''جائے صدور، نکلنے کی جگہ،سرچشمہ،جڑ،بنیاد''۔ پھر نور پر تنوین ہے،اور تنوین تعظیم کیلئے بھی آتی ہے جیسا کہ کہا گیا '' اَلتَّنْوِيْنُ لِلتَّعْظِيْم''۔ نور کہہ کر یہ بتانا مقصود ہے کہ اللہ کی طرف سے تمہاری طرف جو ذات تشریف لائی ہے اُس کی حقیقت نور ہے۔اور وہ تمام نوروں کا منبع،تمام مخلوقات کی اصل و بنیاد،اور مخلوقات کا سردار ہیں۔

وَ : اور، پھر، پیچھے، بعد، الگ، دوبارہ۔

''واؤ'' لاکر یہ بتایا گیا کہ اب نور کی تشریف آوری کا ذکر کرنے کے بعد آگے دوسری شے کا ذکر آرہا ہے۔

كِتٰبٌ : کتاب،نوشتہ،بیاض۔

کتاب آئی۔ یہ بتاتا ہے کہ تشریف لانے والا تنہا نہیں آیا ہے بلکہ اُس کے ہمراہ ایک کتاب بھی بھیجی گئی ہے۔اور وہ کتاب کیسی ہے ؟ تو آگے اُسکی صفت یہ بیان فرمائی۔

مُبِیۡنٌ : روشن، نورانی، صریح، واضح۔

کتاب کی صفت ''مبین'' بتا کر یہ واضح کیا گیا ہے کہ اللہ کی طرف سے جو نور تشریف لایا اُس کے ساتھ ایک خاص کتاب بھی نازل کی گئی ہے، جو اپنی شان و عظمت کے اِعتبار سے پچھلی تمام کتابوں سے افضل و اعلیٰ ہے اور اُس میں اللہ تعالیٰ کے روشن، نورانی، صریح اَحکامات و فرامین موجود ہیں۔

اگر محبتِ رسول میں سرشار ہو کر بندہ اِن تصریحات پر ہی غور کر لے تو یہ بات روز روشن کی طرح اُس پر عیاں ہو جائے گی کہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے جو نور آیا اُس سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہی ہیں۔ اور آپ کے ساتھ بھیجی جانے والی روشن کتاب قرآن عظیم ہے، جو مومنین کیلئے ہدایت کا نور اور قیامت تک کے لوگوں کیلئے ہدایت کا ذریعہ ہے۔

اب آیئے آپ کے سوالات کے جوابات کی طرف متوجہ ہوتے ہیں۔

(ا) حالانکہ اِس آیت کریمہ میں ''نور'' کی تفسیر میں مختلف اَقوال منقول ہیں۔ بعض مفسرین نے نور سے مراد قرآن کریم کو اور بعض نے اِسلام بھی بیان کئے ہیں۔ لیکن جمہور ائمہ، محدثین و مفسرین کا اِس پر اِتفاق ہے کہ اِس آیت کریمہ میں ''نور'' سے مراد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس ہے۔ کیونکہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عین نور ہے اور آپ کی نورانیت کے طفیل ہی دین و اِسلام کو بھی نور حاصل ہوا ہے۔

چنانچہ حضرت امام محمد فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۶۰۴ھ) اپنی تفسیر قرآن ''تفسیر الکبیر'' میں اِسی آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔

اَلنُّوۡرُ وَ الۡکِتَابُ ھُوَ الۡقُرۡآنُ ، وَ ھٰذَا ضَعِیۡفٌ لِأَنَّ الۡعَطۡفَ یُوۡجِبُ

الْمُغَايَرَةَ بَيْنَ الْمَعْطُوْفِ وَ الْمَعْطُوْفِ عَلَيْهِ۔

''نور اور کتاب دونوں سے مراد قرآن ہے، یہ قول ضعیف ہے۔ کیونکہ (قاعدہ ہے کہ) عَطف، مَعْطُوف و مَعْطُوف علیہ کے درمیان مُغَایَرَت (یعنی ایک دوسرے کا غیر ہونے) کو مُستلزِم ہے۔''

(تفسیر الکبیر، جلد ۱۱ر صفحہ نمبر ۱۹۴، زیر آیت سورہ مائدہ، آیت ۱۵)

حضرت امام محمد المہدی بن احمد الفاسی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اپنی کتاب ''مَطالِعُ المَسَرَّات بجلاء دلائل الخیرات'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

فَهُوَ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ نُوْرُ اللهِ الَّذِیْ لَا يطفأ وَيَأْبَى اللهُ اِلَّا أن يتم نُوْرِهٖ وَلَا يشكل عَلٰى تَفْسِيْرِهٖ بِالنَّبِيِّ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ افراد الضَّمِيْر بَعْدَه فِیْ قَوْلُهٗ يَهْدِیْ بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ ، مَعَ تَغَايُرِهُمَا وَعَطْفُهُمَا بِالْوَاوِ وَ دُوْنَ أَوْ كَمَا قِيْلَ لِأَنَّ الضَّمِيْر رَاجِع اِلَيْهَا مَعًا بِاعتبار الْمَذْكُوْر أَوْ لِأَنَّهُمَا كَالشَّيْءِ الْوَاحِدِ وَهداية أَحَدُهُمَا عَيْن هداية الآخَر۔

''حضور پاک صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کا وہ نور ہیں جو بجھایا نہیں جائے گا اور اللہ تعالیٰ یہی پسند فرماتا ہے کہ اپنے نور کو پایۂ تکمیل تک پہنچائے، نور کی تفسیر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سے کی جائے تو اِس پر یہ اِشکال نہیں ہوسکتا کہ اُس کے بعد (کی آیت میں) يَهْدِیْ بِهِ اللهُ مَنِ اتَّبَعَ رِضْوَانَهٗ ، میں ضمیر مفرد لائی گئی ہے، حالانکہ نور اور کتاب الگ الگ چیزیں ہیں اور اُن کے درمیان ''وَاوْ'' سے عَطف لایا گیا ہے نہ کہ ''أَوْ'' سے، جیسا کہ بعض لوگوں نے کہا ہے۔ یہ اِشکال اِس لیے نہیں ہوسکتا کہ ضمیر واحد دونوں طرف

بتاویل مذکور راجع کی گئی ہے یا اِس لیے کہ یہ دونوں ایک شے کی طرح ہیں اور دونوں کی ہدایت ایک ہی ہے۔"

(مطالع المسرات، صفحہ نمبر ۱۰۴)

معلوم ہوا کہ اِس آیت میں نور سے مراد صرف قرآن کو لینا قولِ ضعیف ہے، نور اور قرآن دو الگ الگ چیزیں ہے۔ یہاں یہ بات بھی قابل غور ہے کہ اگر نور سے مراد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس نہیں، صرف قرآن کریم ہی ہوتا تو آیت یوں ہوتی۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ -

"یعنی بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے روشن کتاب کا نور آیا۔"

لیکن اللہ تعالیٰ نے یہ نہیں فرمایا بلکہ "نُوْرٌ" اور "كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ" کے درمیان عطف "وَاوَ" لا کر یہ تصریح فرمادی کہ آیت کریمہ میں ایک نہیں بلکہ دو چیزوں کا ذکر ہے۔ ایک نور (یعنی ذاتِ محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم) ہے اور دوسرا کتاب مبین (یعنی قرآن پاک) ہے۔ اور نور کا ذکر پہلے لانے میں اِشارہ ہے کہ یہ نور، خلق میں اوّل ہیں۔

اگر یہاں عطف تفسیری مانا جائے تو کئی معتبر تفاسیر کا اِنکار لازم آئے گا (جیسا کہ آگے ہم اِس پر معتبر تفاسیر کے حوالے نقل کریں گے)۔ جمہور ائمہ و مفسرین کا اِتفاق ہے کہ اِس آیت میں نور سے مراد رسولِ کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذاتِ اقدس ہے۔ اور کتاب مبین (روشن کتاب) سے مراد قرآنِ عظیم ہے۔ لہذا جب معتمد مفسرین نور سے مراد نبی کریم صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم کی ذاتِ اقدس کو مانتے ہیں تو پھر وہابیہ کے اِنکار کی کوئی حیثیت نہیں رہ جاتی ہے ! اور ظاہر ہے وہابیہ سے زیادہ مفسرین ءکرام قرآن عظیم کو سمجھتے تھے۔

جیسا کہ گذشتہ صفحات میں ہم حضرت امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ والرضوان کے حوالے سے بیان کر چکے کہ آیت کریمہ میں ''نُوْرٌ'' اور ''کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ'' کے درمیان ''واؤ'' جو عطف ہے وہ مَعْطُوف الیہ اور مَعْطُوف کی مُغَایَرَت چاہتی ہے۔ لیکن اس تصریح کے بعد بھی اگر حسبِ روایتِ قدیمہ وہابیہ اپنی ضد و ہٹ دھرمی میں دونوں کو ایک ہی کہے، تو پھر وہ یہ بھی تسلیم کرے کہ۔۔عرش و فرش، زمین و آسمان، دن و رات، شام و سحر، شمس و قمر، جن و بشر، مرد و عورت، موت و حیات، عزت و ذِلت، دَر و دیوار، دُور و نزدیک، عیب و ہنر، حق و باطل، خیر و شر، کفر و اسلام۔۔وغیرہ، یہ سب بھی ایک ہی ہے ! اور اگر اِن مقامات پر یہ تمام چیزیں واؤ عطف کی وجہ سے ایک نہیں، بلکہ الگ الگ چیزیں ہیں تو پھر یقیناً یہاں بھی نور و کتاب دو الگ الگ شے ہیں !

(۲) اگر نور سے مراد نورِ ہدایت (یعنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ذریعے ملنے والا ہدایت کا نور) بھی لیا جائے تو اِس سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقیقتاً نور ہونے کی نفی لازم نہیں آتی۔ اِسے یوں سمجھیے ! سورج کی صفت ہے نور بکھیرنا، اور ظاہر ہے وہ ذات کے اِعتبار سے بھی نور ہے۔ تو اب اگر یہ کہا جائے کہ سورج کی صفت نور ہے، تو اِس سے اُس کی ذات کے نور ہونے کی نفی نہیں ہو جاتی۔ لہٰذا بلا تمثیل اگر کسی تفسیر میں لکھا ہو کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نورِ ہدایت ہے تو اِس سے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات کے نور ہونے کا اِنکار لازم نہیں آتا۔

اِسی لیے ہم مانتے ہیں کہ نبی مکرم، نورِ مجسّم صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ذات کے لحاظ سے حقیقتاً نور ہیں اور صفت کے لحاظ سے نورِ ہدایت ہیں۔ اِس طرح ہمارا دونوں تفاسیر پر عمل ہو جاتا ہے۔ لیکن العجب ! منکرین، رسول اللہ کے تعصب میں نورِ ہدایت والی تفسیر تو قبول

کر لیتے ہیں اور ذات کے نور ہونے والی تفسیر کا اِنکار کر دیتے ہیں ۔ ہم منکرین سے پوچھتے ہیں کہ ذرا وہ بتائیں ۔ محمد صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم ذات ہیں یا ہدایت ؟ یقیناً محمد ﷺ ذات ہیں، تو یہاں قرآن کریم آپ کی ذات ہی کو نور فرما رہا ہے، اور نورِ ہدایت ہونا آپ کی صفت ہے ۔

اب آیئے اِس آیت کریمہ سے متعلق ائمہ ومفسرین کی تفاسیر ملاحظہ فرمائیں ۔

ائمہ ومفسرین کی تفاسیر سے ثبوت :

(۱) سید المفسرین صحابیٔ رسول حضرت سیدنا عبداللہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما (المتوفی ۶۸ھ) منسوب بہ تفسیر قرآن ''تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس'' میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں ۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ، رَسُوْلٌ يَعْنِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف نور آیا، وہ رسول یعنی محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہیں ۔''

(تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس، صفحہ نمبر ۱۱۶)

(۲) امام المفسرین حضرت امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۳۱۰ھ) اپنی تفسیر قرآن ''جامع البیان عن تاویل آی القرآن (المعروف بہ تفسیر طبری)'' میں اس آیت کے تحت فرماتے ہیں ۔

مِنَ اللهِ نُوْرٌ، يَعْنِيْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ اَلَّذِيْ أَنَارَ اللهُ بِهِ الْحَقَّ، وَأَظْهَرَ بِهِ الْاِسْلَامَ، وَمُحِقَ بِهِ الشِّرْكَ، فَهُوَ نُوْرٌ لِمَنِ اسْتَنَارَ بِهٖ ۔

''اللہ کی طرف سے نور آیا یعنی وہ نور محمد صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم ہیں جن کے ذریعے اللہ تعالیٰ نے حق کو روشن کیا، اور اسلام کو ظاہر فرمایا، اور شرک کو مٹا دیا، پس حضور نور ہیں مگر اُس کیلئے جو اِس نور سے دل کو روشن کرنا چاہے۔

(تفسیر طبری، جلد ۸ / صفحہ نمبر ۲۶۴)

(۳) امام ابواللّیث نصر بن محمد السّمرقندی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۳۷۵ھ) اپنی تفسیر قرآن ''تفسیر السّمرقندی المُسمّٰی بحر العلوم'' میں اِسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ، يَعْنِيْ ضِيَاء مِنَ الضَّلَالَة وَهُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَالْقُرْآنُ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا یعنی گمراہیوں میں سے روشنی نمودار ہوئی اور وہ نور محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن ہیں۔''

(تفسیر السّمرقندی، جلد ۱ / صفحہ نمبر ۴۲۴)

(۴) امام ابی الحسن علی بن احمد الواحدی النیسا پوری علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۴۵۸ھ) اپنی تفسیر قرآن ''الوَسِیط فی تفسیر القرآن المجید'' میں اِسی آیت کریمہ کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ ، ضِيَاء مِنَ الضَّلَالَة وَ هُدٰى ، يَعْنِيْ : اَلْاِسْلَام، وَقَالَ قَتَادَةُ يَعْنِيْ : اَلنَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ اخْتِيَار الزَّجَّاجِ ، قَالَ : اَلنُّوْرُ ، مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، نور سے مراد گمراہی سے روشنی

کی طرف ہدایت ہے، یعنی اسلام، اور قتادہ نے کہا : اِس سے مراد نبی کریم ﷺ ہیں اور یہی زَجاج کا مختار ہے۔ (زجاج نے) کہا : نور، محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔

(الوسیط فی تفسیر القرآن المجید، جلد ۲، صفحہ نمبر ۱۶۸)

(۵) امام منصور بن محمد بن عبدالجبار المُروزی السَّمعانی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۴۸۹ھ) اپنی تفسیر بنام "تفسیر القرآن" میں اِسی آیت کی تفسیر میں نقل کرتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ --- وَقِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ وَسُمِّيَ نُوْرًا ---الخ

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، اور کہا گیا کہ نور سے مراد محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں، اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام نور رکھا۔"

(السَّمعانی تفسیر القرآن، جلد ۲، صفحہ نمبر ۲۳)

(۶) امام ابومحمد الحسین الفراء البغوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۵۱۶ھ) اپنی تفسیر قرآن "مَعَالِمُ التَّنزیل (المعروف بہ تفسیر البغوی)" میں اسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ، يَعْنِيْ مُحَمَّدًا صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ۔

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، یعنی وہ محمد ﷺ ہیں۔"

(تفسیر البغوی، جلد ۳، صفحہ نمبر ۳۳)

(۷) امام ابی الفضل القاضی عیاض بن موسیٰ علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۵۴۴ھ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف "الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ" میں اِسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں۔

وَ سَمَّاهُ نُوْرًا ، فَقَالَ : قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ، قِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ ، وَقِيْلَ الْقُرْآنُ ، وَقَالَ فِيْهِ : وَسِرَاجًا مُّنِيْرًا۔

''اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام نور رکھا ہے، اور فرمایا : بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب، کہا گیا ہے کہ نور سے مراد محمد صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں، اور یہ بھی کہا گیا کہ قرآن مراد ہے، اِس سلسلے میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم کو روشن آفتاب بھی کہا ہے۔''

(الشفاء، الباب الثالث، فصل فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ۔۔۔، جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۳۸)

(۸) امام عبدالرحمن بن علی الجوزی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۵۹۷ھ) اپنی تفسیر قرآن ''زادُ المَسِیر فی علمِ التَّفسیر'' میں اِسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ، قَالَ قَتَادَةُ : يَعْنِيْ بِالنُّوْرِ : النَّبِيُّ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، حضرت قتادہ فرماتے ہیں : یعنی وہ نور نبی کریم محمد صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں۔''

(زادُ المَسِیر فی علم التفسیر، جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۱۶)

(۹) امام محمد فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۶۰۴ھ) اپنی تفسیر قرآن ''تفسیر الکبیر'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

اِنَّ الْمُرَادُ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ۔

''بیشک نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔''

(تفسیر الکبیر، جلد ۱۱ر صفحہ نمبر ۱۹۴)

یہاں یہ بات بھی دلچسپ ہے کہ غیر مقلد (نام نہاد اہلحدیث) کے معتمد عالم، مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی صاحب (المتوفی ۱۳۷۵ھ) نے اپنی کتاب "واضح البیان فی تفسیر اُمّ القرآن" صفحہ نمبر ۳۰۸ پر امام فخر الدین رازی علیہ الرحمۃ والرضوان کی "تفسیر کبیر" کو بے مثل تفسیر لکھا ہے۔

اِسی طرح غیر مقلدوں کے ایک دوسرے معتمد عالم، مولوی عبداللہ روپڑی صاحب (المتوفی ۱۳۸۴ھ) اپنی کتاب "دِرایت تفسیری" میں لکھتے ہے کہ۔

"امام (فخر الدین) رازی کا پایہ علوم آلیہ اور عالیہ خصوصاً علم تفسیر میں اہل علم پر مخفی نہیں، امامِ ممدوح نے صحیح اور غلط تفسیر یعنی تفسیر بالرأے کے متعلق ایک قانون بیان کیا ہے جو اہل علم کے دید وشنید ہے۔"

(دِرایت تفسیری، صفحہ نمبر ۹۷)

(۱۰) امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۶۷۱ھ) اپنی تفسیر قرآن "الجامع الاحکام القرآن (المعروف بہ تفسیر قُرطبی)" میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

قِيلَ: مُحَمَّدٌ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ، عَنِ الزَّجَّاجِ، وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ، أَيُّ الْقُرْآنُ، فَإِنَّهُ يُبَيِّنُ الْأَحْكَامَ۔

"کہا گیا کہ (نور) محمد علیہ الصّلوۃ والسّلام ہیں، اِسے زَجاج نے روایت کیا ہے۔ اور روشن کتاب: وہ قرآن ہے، جو واضح اَحکام ظاہر کرتا ہے۔"

(تفسیر قرطبی، جلد ۷ر صفحہ نمبر ۳۸۶)

(۱۱) امام ابوسعید عبداللہ بن عمر البیضاوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۶۹۱ھ) اپنی تفسیر قرآن ''انوارُ التَّنزیل واَسرارُ التَّاویل (المعروف بہ تفسیر البَیضَاوی)'' میں اِسی آیت کریمہ کے تحت فرماتے ہیں۔

قِیْلَ : یُرِیْدُ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

''کہا گیا ہے کہ نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔''

(تفسیر البیضاوی، صفحہ نمبر ۲۶۸)

(۱۲) امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۷۱۰ھ) اپنی تفسیر قرآن ''مَدارِکُ التَّنزیل وحقائق التَّاویل (المعروف بہ تفسیر مدارِک)'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

اَلنُّوْرُ : مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ، لِاَنَّہٗ یُھْتَدٰی بِہٖ ، کَمَا سُمِّیَ : سِرَاجًا۔

''نور، محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہیں۔ کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے، جیسا کہ اللہ نے آپ کو سراج (آفتاب، سورج) بھی فرمایا ہے''۔

(تفسیر مدارک، جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۹۵)

(۱۳) حضرت امام علی بن محمد بن ابراھیم خازِن علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۷۲۵ھ) اپنی تفسیر ''لُبَابُ التَّاویل فی معانی التَّنزیل (المعروف بہ تفسیر الخازِن)'' میں اِسی آیت کریمہ کے تحت نقل فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ ، یَعْنِیْ مُحَمَّدًا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ،

اِنَّمَا سَمَّاهُ اللهُ نُوْرًا، لِأَنَّهٗ يُهْتَدٰى بِهٖ كَمَا يُهْتَدٰى بِالنُّوْرِ فِي الظُّلَامِ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، یعنی محمد صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم۔ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو نور فرمایا، اِس لیے کہ آپ سے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جیسے اندھیرے میں نور سے ہدایت لی جاتی ہے۔''

(تفسیر الخازن، جلد ۲/صفحہ نمبر ۲۴)

(۱۴) امام عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی المالکی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۸۷۵ھ) اپنی تفسیر قرآن ''بالجواہرِ الحسَان فی تفسیر القرآن (المعروف بہ تفسیر الثعالبی)'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ : هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ : هُوَ الْقُرْآنُ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا : وہ نور محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہیں، اور روشن کتاب : یعنی وہ قرآن ہے۔''

(تفسیر الثعالبی، جلد ۲/صفحہ نمبر ۳۶۵)

(۱۵) امام برہان الدین ابی الحسن ابراہیم بن عمر البقاعی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۸۸۵ھ) اپنی تفسیر قرآن ''نظم الدُّرر فی تناسُبِ الآیاتِ والسُّوَر'' میں اِسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْر : هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، اَلَّذِيْ كَشَفَ ظُلُمَاتِ الشَّكِّ وَ الشِّرْكِ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، وہ نور محمد صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہیں، اِس لیے کہ آپ ﷺ کی نورانیت سے شک وشرک کے اندھیرے دور ہوتے ہیں۔''

(نظم الدُّرر فی تناسبِ الآیاتِ والسُّوَر، جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۱۹)

(۱۶) علامہ معین الدین ملا علی بن الحسین کاشفی علیہ الرحمہ (المتوفی ۹۱۰ھ) اپنی فارسی قرآن عظیم کی تفسیر ''المواہب العلیۃ المعروف بہ تفسیر حسینی'' میں اِسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ ، بدرستیکہ آمد بشما از نزدیک خدا نُورٌ روشنائی کہ دفع کنندہ ظلمت ضلالت است۔ گفتہ اند نور حضرت رسالت پناہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم است وکتاب مبین قرآن است۔

''یعنی تحقیق کہ تمہاری طرف خدا کی طرف سے نور آیا جس کی روشنی سے گمراہی کے اندھیرے دفع ہوتے ہیں۔ کہا گیا کہ نور حضرت رسالت پناہ صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں اور روشن کتاب قرآن ہے۔''

(تفسیر حسینی، صفحہ نمبر ۱۶۱)

(۱۷) امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۹۱۱ھ) اِسی آیت کی تفسیر میں اپنی مشہور زمانہ تفسیر قرآن ''تفسیر الجلالین'' میں فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔ وہ نور نبی کریم ﷺ ہیں۔''

(تفسیر الجلالین، صفحہ نمبر ۱۱۰)

یاد رہے ''تفسیر جلالین'' تمام مکتبہ فکر کے مدارس میں درسِ نظامی میں شامل ہے۔ اور ہر مکتبۂ فکر کے مولوی، چاہے وہ سنی ہو، دیوبندی ہو یا پھر غیر مقلد ہو، اپنے مدارس میں اِسے پڑھتے و پڑھاتے ہیں۔

(۱۸) امام احمد بن محمد قسطلانی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۹۲۳ھ) اپنی شہرہ آفاق تصنیف ''المواہب اللدنیۃ بالمنح المحمدیۃ'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

أَعْلَم أَنَّ اللهَ تَعَالٰی قَدْ وَصَف رَسُوْله صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، أَلنُّوْرُ ، فِيْ قَوْلِهِ تَعَالٰی : قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ ، وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ، وَقِيْلَ : اَلْمُرَادُ اَلْقُرْآنُ ، وَوَصفهُ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ أَيْضًا : اَلسِّرَاجُ الْمُنِيْر۔

''جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا وصف بیان کرتے ہوئے آپ کو ''نور'' فرمایا، اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے : بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔ اور ایک قول یہ ہے کہ اِس سے مراد قرآن ہے، اور (اللہ تعالیٰ نے) آپ ﷺ کا وصف اُسی طرح سراج منیر (روشن آفتاب) بھی بیان فرمایا ہے۔''

(المواہب اللدنیہ، النوع السادس فی وصفہ تعالیٰ لہ ﷺ بالنور۔۔ جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۱۷)

(۱۹) امام قاضی مجیر الدین بن محمد المقدسی الحنبلی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۹۲۷ھ) اپنی تفسیر ''فتح الرحمن فی تفسیر القرآن'' میں اِسی آیت کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ : هُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، وَ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ : اَلْقُرْآنُ ، فَإِنَّهُ بَيِّنُ الْأَحْكَام۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا : وہ محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں،

اور روشن کتاب : قرآن ہے، جو واضح اَحکام ظاہر کرتا ہے۔"

(فتح الرحمن فی تفسیر القرآن، جلد ۲ر صفحہ نمبر ۲۶۷)

(۲۰) قاضی ابی السعود بن محمد العمادی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۹۸۲ھ) اپنی تفسیر قرآن "اِرشادُ العقلِ السَّلیم الی مَزایا الکتاب الکریم (المعروف بہ تفسیر اَبی السُّعود)" میں اِسی آیت کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ --- وَقِيْلَ : اَلْمُرَادُ بِالْأَوَّلِ هُوَ الرَّسُوْلُ عَلَيْهِ الصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ ، وَبِالثَّانِيْ الْقُرْآنُ۔

"بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، اور (مفسرین نے) بیان کیا کہ اوّل نور سے مراد رسول اللہ علیہ الصّلوۃ والسّلام ہیں، اور دوسرے سے مراد قرآنِ کریم ہے۔"

(تفسیر اَبی السُّعود، جلد ۲ر صفحہ نمبر ۲۷)

(۲۱) امام ملا علی القاری الھروی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۱۴ھ) اپنی تصنیف لطیف "شرحُ الشِّفاء" میں اِسی آیت کی تفسیر میں نقل فرماتے ہیں۔

وَأَيُّ مَانِعٍ مِنْ أَنْ يُجْعَلَ النِّعْمَتَانِ لِلرَّسُوْلِ صَلَّى اللهُ تَعَالٰى عَلَيْهِ وَسَلَّمَ ، فَإِنَّهٗ نُوْرٌ عَظِيْمٌ لِكَمَالِ ظُهُوْرِهٖ بَيْنَ الْأَنْوَارِ وَكِتَابٌ مُّبِيْنٌ حَيْثُ أَنَّهٗ جَامِعٌ لِجَمِيْعِ الْاَسْرَارِ وَمُظْهِرٌ لِلْأَحْكَامِ وَالْأَحْوَالِ وَالْأَخْبَارِ۔

"اور کون سی بات اِس سے مانع ہے کہ دونوں نعمتیں رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کے لیے ہوں، بیشک آپ ﷺ نورِ عظیم ہیں اَنوار میں اُن کے ظہورِ کمال کی وجہ سے، اور آپ ﷺ کتاب مبین بھی ہیں اِس حیثیت سے کہ آپ ﷺ جمیع اَسرار کے جامع ہیں اور اَحکام

واَحوال واَخبار کے مُظہر (شاہدوگواہ) ہیں۔"

(شرحُ الشفاء، القسم الاول/الباب الاول: فی ثنا اللہ تعالیٰ علیہ۔۔۔جلد ا/صفحہ نمبر ۵۱)

(۲۲) امام محمد المہدی بن احمد الفاسی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اپنی کتاب "مَطَالِعُ الْمَسَرَّات بجلاء دِلائلُ الْخَیرَات" میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

وَأَمَّا اِسْمُہُ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّمَ نُوْر، فَقَالَ تَعَالٰی: قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللہِ نُوْرٌ، قِیْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم۔

"حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کا ایک نام نور ہیں، پس اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، (مفسرین نے) کہا نور سے مراد محمد صلَّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں۔

(مطالع المسرات، صفحہ نمبر ۱۰۴)

(۲۳) حضرت مُحَقِّق علی الاطلاق شاہ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۰۵۲ھ) اپنی مشہورِ زمانہ کتاب "مدارجُ النُّبوت" میں فرماتے ہیں۔

حق سبحانہ اورانور نام وسراج منیر درغایت انارت خواندکہ روشن و پیدا گشت بوسی وطریق قرب وصول وروشن شد بکمال وکمال وی ابصار وبصائر چنانکہ فرمود قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللہِ نُوْرٌ وَّ کِتَابٌ مُّبِیْنٌ۔

"حق سبحانہ نے آپ ﷺ کا نام نور اور سراج منیر (روشن آفتاب) رکھا آپکے غایت درجہ روشن ومنور ہونے کے سبب۔ اِس لیے کہ آپ کے ذریعہ قرب وصال کے طریقے روشن ہوئے اور آپ ﷺ کے جمال وکمال سے آنکھوں کو بینائی اور نور حاصل ہوا۔ چنانچہ

اللہ تعالیٰ نے فرمایا : بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب۔"

(مدارج النّبوت، جلد ۱/ ۶۳)

(۲۴) امام شہاب الدین احمد بن محمد الخفاجی علیہ الرحمۃ والرّضوان (المتوفی ۱۰۶۹ھ) اپنی تصنیف "نسیم الرّیاض فی شرح شفاء القاضی عیّاض" میں اِسی آیت کے تحت نقل فرماتے ہیں۔

أَیْ سَمّٰی اللّٰہُ نَبِیَّہٗ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ نُوْرًا ، فَقَالَ : قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ، قِیْلَ : اَلْمُرَادُ بِالنُّوْرِ فِیْ ھٰذِہِ الْآیَۃِ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَسَلَّمَ۔

"اللہ تعالیٰ نے نبی پاک صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم کا نام "نور" رکھا، اور فرمایا : بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا اور روشن کتاب، کہا گیا کہ اِس آیت کریمہ میں نور سے مراد محمد صلّی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔"

(نسیم الریاض، الباب الثالث، فصل فی تشریف اللہ تعالیٰ لہ ﷺ، جلد ۳/ صفحہ نمبر ۲۹۲)

(۲۵) امام محمد بن عبد الباقی زُرقانی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۱۲۲ھ) اپنی کتاب "شرح الزرقانی علی المواہبُ اللدنیّۃ" میں اِس آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

مِنَ اللّٰہِ نُوْرٌ، ھُوَ مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ۔

"اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، وہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔"

(شرح المواہب، النوع السادس فی وصفہ تعالیٰ لہ علیہ السلام بالنور، جلد ۸/ صفحہ نمبر ۴۹۷)

(۲۶) امام اسمٰعیل حقی بن مصطفیٰ الخلوتی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۱۲۷ھ)

اپنی تفسیر قرآن ''تفسیر روح البیان'' میں فرماتے ہیں۔

قِیْلَ : اَلْمُرَادُ بِالْأَوَّل هُوَ الرَّسُوْل صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمَ ، وَ بِالثَّانِيْ الْقُرْآنُ۔

''کہا گیا ہے کہ (اِس آیت کریمہ میں) پہلے نور سے مراد رسول اللہ صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور دوسرے سے مراد قرآن ہے۔''

(تفسیر روح البیان، جلد ۲ر صفحہ نمبر ۳۷۵)

(۲۷) علامہ قاضی محمد ثناء اللہ العثمانی المظہری پانی پتی علیہ الرحمہ (المتوفی ۱۲۲۵ھ) اپنی تفسیر قرآن ''تفسیرُ المظہری'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ : يَعْنِيْ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَآلِهٖ وَسَلَّمَ -

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، یعنی محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔''

(تفسیر المظہری، جلد ۳ر صفحہ نمبر ۹۹)

(۲۸) امام عبد الغنی النابلسی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۱۴۳ھ) اپنی کتاب ''الحدیقۃُ النَّدِیَّۃُ شرحُ الطَّریقۃِ المُحَمَّدِیَّۃِ'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ - أَيْ ضِيَاء مِنَ الضَّلَالَة يَعْنِيْ اَلْاِسْلَام ، وَقِيْلَ : اَلنُّوْرِ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَهُوَالَّذِيْ يُبَيِّنُ الْأَشْيَاء ، قَالَه الْوَاحِدِي وَ قَالَ الْخَازِن : اِنَّمَا سَمَّاهُ اللهُ نُوْرًا لِأَنَّهُ يُهْتَدٰى بِهٖ كَمَا يُهْتَدٰى بِالنُّوْرِ فِي الظُّلَامِ ، وَ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ : يَعْنِيْ الْقُرْآنُ فَاِنَّهُ الْكَاشف لِظُلُمَاتِ الشَّك وَالضَّلَال۔

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا یعنی گمراہیوں میں روشنی نمودار ہوئی یعنی اسلام، اور کہا گیا کہ نور سے مراد محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں اور آپ ﷺ کی ذات سے ہر چیز روشن ہوگئی۔ امام الواحدی اور امام خازن نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کا نام نور رکھا، اِس لیے کہ آپ ﷺ کے ذریعے ہدایت حاصل کی جاتی ہے جس طرح اندھیرے میں روشنی کے ذریعے راہ تلاش کی جاتی ہے۔ اور روشن کتاب سے مراد قرآن پاک ہے جو شک اور گمراہی کے اندھیروں کو دور کرنے والا ہے۔''

(الحدیقۃ النّدیۃ شرح الطریقۃ المحمدیّۃ، صفحہ نمبر ۷۶)

(۲۹) امام احمد بن محمد خلوتی الصاوی المالکی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۲۴۱ھ) اپنی تفسیر ''حاشیۃ الصّاوی علی تفسیر الجلالین'' میں اِسی آیت کریمہ کی تفسیر میں فرماتے ہیں۔

قَوْلُهُ هُوَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ أَيْ وَسُمِّيَ نُوْرًا ، لِأَنَّهٗ يُنَوِّرُ الْبَصَائِرَ وَيَهْدِيْهَا لِلرَّشَادِ ، وَلِأَنَّهٗ أَصْلُ كُلِّ نُوْرٍ حِسِّيٍّ وَمَعْنَوِيٍّ۔

''اِس آیت میں اللہ تعالیٰ نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو نور فرمایا، اِس لیے کہ آپ ﷺ بصارتوں کو نورانی بناتے ہیں اور اُنھیں رُشد و ہدایت دیتے ہیں، اور آپ ﷺ ہر حِسّی و مَعْنَوِی نور کی اصل ہیں۔''

(تفسیر الصّاوی، جلد ۱، صفحہ نمبر ۲۵۸)

(۳۰) علامہ سید محمود آلوسی علیہ الرحمۃ والرضوان (المتوفی ۱۲۷۰ھ) اپنی تفسیر قرآن ''روح المعانی فی تفسیر القرآن العظیم والسّبع المثانی'' میں اِسی آیت کے تحت فرماتے ہیں۔

قَدْ جَآءَكُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ، عَظِيْمٌ وَهُوَ نُوْرُ الْأَنْوَارِ وَالنَّبِيُّ الْمُخْتَارُ صَلَّى

اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ، وَاِلٰی ھٰذَا ذَھَبَ قَتَادَۃَ ، وَاخْتَارَہُ الزَّجَّاجِ ۔

”بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا، اس سے مراد نور عظیم وتمام نوروں کے نور نبیٔ مختار صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔ اور یہی مذہب حضرت قتادۃ کا ہے، اور حضرت زَجاج نے بھی اِسے اختیار کیا۔“

(تفسیر روح المعانی، جلد ۳ صفحہ نمبر ۲۶۹)

: غیر مقلدین کی تفاسیر سے ثبوت :

(۱) غیر مقلدوں کے معتبر و مسلّم پیشوا، علامہ محمد بن علی محمد الشوکانی (المتوفی ۱۲۵۰ھ) اپنی تفسیر قرآن ”فتح القدیر الجامعُ بین فنّی الرّوایۃ والدّرایۃ من علم التّفسیر“ میں اِسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ ---- قَالَ الزَّجَّاجِ : اَلنُّوْرُ : مُحَمَّدٌ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ ۔

”بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ---- زَجاج نے کہا : وہ نور محمد صلّی اللہ علیہ وآلہ وسلّم ہیں۔“

(فتح القدیر، جلد ۲، صفحہ نمبر ۳۴)

(۲) غیر مقلدوں کے امام العصر، مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالی (المتوفی ۱۳۰۷ھ) اپنی تفسیر قرآن ”فتح البیان فی مقاصد القرآن“ میں اِسی آیت کی تفسیر میں

لکھتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ ---- قَالَ الزَّجَّاجِ : اَلنُّوْرُ : مُحَمَّدٌ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَسَلَّمَ -

''بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا۔۔۔ زجاج نے کہا : وہ نور محمد صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم ہیں۔''

(فتح البیان فی مقاصد القرآن، جلد ۳ر صفحہ نمبر ۳۷۸)

(۳) غیر مقلدوں کے ایک دوسرے معتمد، مولوی وحید الزماں خاں صاحب حیدرآبادی (المتوفی ۱۳۳۸ھ) اپنے ترجمۂ قرآن میں اِسی آیت کا یوں ترجمہ کرتے ہیں۔

قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ○

''بیشک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا یعنی حضرت محمد ﷺ یا دین اسلام اور قرآن جو بیان کرنے والا ہے۔''

(ترجمہ القرآن الکریم، صفحہ نمبر ۱۳۳)

یہی مولوی وحید الزماں خانصاحب حیدرآبادی، اپنی کتاب'' تبویب القرآن فی مضامین الفرقان'' میں اِسی آیت کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

'' قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللهِ نُوْرٌ، بے شک اللہ تعالیٰ کی طرف سے تمہارے پاس نور آیا ہے۔ یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یا دین اسلام۔''

(تبویب القرآن فی مضامین الفرقان، جلد ۱ر صفحہ نمبر ۲۰۳)

(۴) غیر مقلدین کے محقق، مولوی قاضی سلیمان صاحب منصور پوری (المتوفی ۱۳۴۹ھ)

اپنی کتاب ''شرح اَسماءُ الحسنیٰ'' میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

''قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ ۔ تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور، اور روشن کتاب آئی ہے۔ اِس آیت میں وجودِ باوجود نبی کریم صلّی اللہ علیہ وسلّم کو نور بتلایا گیا ہے۔''

(شرح اسماء الحسنیٰ، صفحہ نمبر ۱۵۱)

اِسی کتاب میں آگے لکھتے ہیں۔

''اللہ تعالیٰ نور ہے اور اُس نے اپنے رسول کو نور بنا کر بھیجا ہے۔''

(شرح اسماء الحسنیٰ، صفحہ نمبر ۱۵۳)

غیر مقلدوں کے یہی محقق، مولوی قاضی محمد سلیمان صاحب منصور پوری اپنی ایک دوسری کتاب ''رحمتہ اللعالمین'' میں لکھتے ہیں۔

''اُسی کا مبارک نام سورۂ مائدہ میں نور بتلایا گیا ہے۔ قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ ، خازِن ومعالم میں نور کو نبیٔ پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ہی کی ذات بتایا ہے۔''

(رحمتہ اللعالمین، جلد ۳، صفحہ ۷۵۰)

(۵) غیر مقلدوں کے معتمد، مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب (المتوفی ۱۳۶۷ھ) اپنی تفسیر ''تفسیر ثنائی'' میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

''تمہارے پاس اللہ کا نور محمد (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اور روشن کتاب قرآن شریف آئی۔''

(تفسیر ثنائی، جلد ۱، صفحہ نمبر ۳۵۲)

غور طلب ہے کہ غیر مقلدین علماء نے ''فتاوی ثنائیہ'' جلد ۱، صفحہ ۳۵ پر مقدِمہ میں

مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب کیلئے ۔رئیس المناظرین، الفاضل الاجل، جامع المنقولات والمعقولات، الملقب شیر پنجاب وغیرہ جیسے اَلقابات لکھے اور تسلیم کیے ہیں، جس سے ثابت ہوتا ہے کہ علماء غیر مقلدین کے نزدیک مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب اُن کے نہایت ہی معتمد و معتبر اکابرین میں سے ہیں۔

دیوبندیوں کی تفاسیر سے ثبوت :

(۱) دیوبندیوں کے امام ربانی مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب (المتوفی ۱۳۲۳ھ) اِسی آیت کریمہ کے تحت اپنی کتاب ''اِمدادُ السُّلُوک'' میں لکھتے ہیں۔

''قَدْ جَآءَ کُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔بے شک آیا تمہارے پاس حق تعالیٰ کی طرف سے نور اور واضح کتاب ۔نور سے مراد حبیبِ خدا صلّی اللہ علیہ وسلّم کی ذات ہے۔''

(اِمدادُ السُّلُوک، صفحہ نمبر ۲۰۱)

(۲) سابق سعودی حکمراں فہد بن عبدالعزیز آل سعود (المتوفی ۱۴۲۶ھ) کے زیر اِہتمام مولوی محمود الحسن صاحب دیوبندی (المتوفی ۱۳۳۹ھ) کا ترجمۂ قرآن اور اُس کے ساتھ مولوی شبّیر احمد عثمانی صاحب دیوبندی (المتوفی ۱۳۶۹ھ) کی تفسیر ''تفسیر عثمانی'' سعودیہ عرب سے شائع ہوئی۔ یہ ترجمہ قرآن مع تفسیر چند سال قبل تک حُجّاج کرام کو مفت دیا جاتا تھا۔فی الحال یہ ترجمہ قرآن مع تفسیر اب بھی مختلف کتب خانوں سے شائع ہوتا ہے۔

چنانچہ مولوی شبیر احمد صاحب عثمانی اپنے تفسیر قرآن ''تفسیر عثمانی'' میں اِسی آیت

کے تحت لکھتے ہیں۔

''شاید نور سے مراد خود نبی کریم ﷺ اور کتاب مبین سے قرآن کریم مراد ہے۔''

(القرآن الکریم مع تفسیر عثمانی، صفحہ نمبر ۱۴۶/المائدہ/آیت ۱۵)

(۳) دیوبندیوں کے حکیم الامت، مولوی اشرف علی تھانوی صاحب (المتوفی ۱۳۶۲ھ) اپنے رسالہ ''النّور'' میں اِسی آیت کے تحت لکھتے ہیں۔

''یہاں نور سے مراد ذات بابرکات نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم ہے اور اُس کی وجہ یہ ہے کہ اس سے اوپر بھی ''قَدْ جَآءَکُمْ رَسُوْلُنَا'' فرمایا ہے تو یہ قرینہ ہے اِس پر کہ دونوں جگہ ''جَآءَ'' کا فاعل ایک ہو۔''

(رسالہ النور، صفحہ نمبر ۳۱)

یہی مولوی اشرف علی تھانوی صاحب اپنی ایک دوسری کتاب ''اشرف المواعظ'' میں اِسی آیت کریمہ کی تفسیر میں لکھتے ہیں۔

''قَدْ جَآءَکُمْ مِّنَ اللّٰہِ نُوْرٌ وَّ کِتٰبٌ مُّبِیْنٌ ۔۔ یہ ایک مختصر سی آیت ہے اِس میں حق سبحانہ وتعالیٰ کی دونوں نعمتوں میں سے ایک تو حضور ﷺ کا وجودِ باوجود ہے اور دوسری نعمت قرآن مجید کا نزول ہے۔ ایک کو نور سے ذکر فرمایا ہے اور دوسرے کو کتاب کے عنوان سے اِرشاد فرمایا اور یہ توجیہ اِس آیت کی ایک تفسیر کی بناء پر ہے یعنی نور سے حضور صلّی اللہ علیہ وسلّم کا وجودِ موجود مراد لیا جاوے۔''

(اشرف المواعظ، صفحہ نمبر ۱۴۸)

(۴) مولوی مشتاق احمد دیوبندی صاحب اپنی کتاب ''التوسل'' میں لکھتے ہیں۔

''فرمایا اللہ کریم نے قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ وَّ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ ، اور آیا تمہارے پاس اللہ کی طرف سے نور اور کتاب مبین۔ اِس جگہ حسبِ روایت شفاء قاضی عیاض نور سے مراد حضرت رسولِ اکرم صلَّی اللہ علیہ وسلَّم اور کتاب سے مراد قرآن مجید ہے۔''

(التوسل، صفحہ نمبر ۲۲)

(۵) مولوی محمد ادریس کاندھلوی صاحب دیوبندی (المتوفی ۱۳۹۴ھ) اپنی قرآن کریم کی تفسیر ''معارف القرآن'' میں اِسی آیت کی تفسیر کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔

''تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک نور آیا ہے، مراد محمد رسول اللہ صلَّی اللہ علیہ وسلَّم ہیں اور ایک روشن کتاب آئی ہے، قتادہ اور زجاج سے منقول ہے کہ نور سے آنحضرت صلَّی اللہ علیہ وسلَّم کی ذاتِ بابرکات مراد ہے۔''

(معارف القرآن، جلد ۲، صفحہ نمبر ۴۶۹)

(۶) علماء دیوبند کے ایک اور بزرگوار، مولوی عبدالماجد دریا آبادی صاحب (المتوفی ۱۳۹۷ھ) اپنے ترجمہ قرآن مع تفسیر بنام ''القرآنِ الحکیم مع ترجمہ وتفسیر'' میں اِسی آیت کے تحت نقل کرتے ہیں۔

''قَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ۔ بیشک تمہارے پاس اللہ کی طرف سے ایک روشنی اور واضح کتاب آچکی ہے۔ نُور سے اِشارہ ہے رسالت محمدی صلَّی اللہ علیہ وآلہ وسلَّم کی جانب اور كِتٰبٌ مُّبِيْنٌ سے قرآن مجید کی جانب۔ يَعْنِيْ بِالنُّوْرِ مُحَمَّدًا صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ وَ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ هُوَ الْقُرْاٰنُ الَّذِيْ اَنْزَلَه عَلٰى نَبِيِّنَا۔ نُوْرٌ قِيْلَ مُحَمَّدٌ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَنِ الزَّجَّاجِ، وَ كِتَابٌ مُّبِيْنٌ أَيُّ الْقُرْاٰنُ فَاِنَّهُ يُبَيِّنُ الْأَحْكَامَ۔

(یعنی نور سے مراد محمد صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور روشن کتاب وہ قرآن کریم ہے جو نبی پاک صلّی اللہ علیہ وسلّم پر نازل ہوا۔ مفسرین نے فرمایا نور محمد صلّی اللہ علیہ وسلّم ہیں جیسا کہ زَجاج سے روایت ہے، اور کِتٰبٌ مُّبِیۡنٌ قرآن کریم ہیں جس میں واضح اَحکام ہیں۔"

(القرآن الحکیم مع ترجمہ وتفسیر، صفحہ نمبر ۲۴۴)

مآخذومراجع

:کتب ائمہ ومفسرین :

(۱) تنویر المقباس من تفسیر ابن عباس۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

(۲) تفسیر طبری۔ امام ابوجعفر محمد بن جریر طبری۔ مرکز البحوث والدراسات العربیہ، القاھرہ۔

(۳) تفسیر السَّمرقندی۔ امام ابواللَّیث نصر بن محمد السَّمر قندی۔ دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

(۴) الوسیط فی تفسیر القرآن المجید۔ امام ابی الحسن علی بن احمد الواحدی النیسابوری۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

(۵) تفسیر القرآن۔ امام منصور بن محمد بن عبدالجبار المُروزی السَّمعانی۔ دارالوطن، الریاض۔

(۶) مَعالِم التَّنزیل (تفسیر البغوی)۔ امام ابومحمد الحسین الفراء البغوی۔
دارطیبۃ للنشر والتوزیع، الریاض۔

(۷) الشفاء بتعریف حقوق المصطفیٰ۔ امام ابی الفضل القاضی عیاض بن موسیٰ۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔

(۸) زادُ المَسیر فی علم التفسیر۔ امام عبدالرحمن بن علی الجوزی۔ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان۔
(۹) تفسیر الکبیر۔ امام محمد فخرالدین رازی۔ دارالفکر للطباعۃ والنشر والتوزیع، لبنان، بیروت۔
(۱۰) الجامع الاحکام القرآن (تفسیر قُرطبی)۔ امام ابوعبداللہ محمد بن احمد قرطبی۔
مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت، لبنان۔
(۱۱) انوارُ التَّنزیل واَسرارُ التَّاویل (تفسیر البَیضَاوی)۔ امام ابوسعید عبداللہ بن عمر البیضاوی۔
دارالتوفیقیۃ للتُّراث، الجامع الازھر، قاھرہ۔
(۱۲) مَدارِکُ التَّنزیل وحقائقُ التَّاویل (تفسیر مدارِک)۔ امام عبداللہ بن احمد بن محمود نسفی۔
المکتبۃ العصریۃ، بیروت، لبنان۔
(۱۳) لُبَابُ التَّاویل فی معانی التَّنزیل (تفسیر الخازِن)۔ امام علی بن محمد بن ابراھیم خازِن۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۱۴) بالجواھرِ الحِسَان فی تفسیر القرآن (تفسیر الثعالبی)۔ امام عبدالرحمن بن محمد بن مخلوف الثعالبی المالکی۔
داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔
(۱۵) نظمُ الدُّرر فی تناسُب الآیاتِ والسُّوَر۔ امام برھان الدین ابی الحسن ابرھیم بن عمر البقاعی۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۱۶) المواھب العلیۃ (تفسیر حسینی)۔ علامہ معین الدین ملا علی بن الحسین کاشفی۔
(۱۷) تفسیر الجلالین۔ حضرت امام جلال الدین سیوطی۔ مرکز اہلسنت، گجرات، بھارت۔
(۱۸) المواھب اللَّدُنِیَّۃ بالمِنَحِ المُحَمَّدِیَّۃ۔ امام احمد بن محمد قَسطلانی۔ المکتب الاسلامی، بیروت، لبنان۔
(۱۹) فتح الرَّحمن فی تفسیر القرآن۔ امام قاضی مجیر الدین بن محمد المَقدِسی الحنبلی۔
وزارۃ الاوقاف والشؤون الاسلامیہ، سوریا، دمشق۔
(۲۰) اِرشادُ العقلِ السَّلیم الی مَزایا الکتاب الکریم (تفسیر اَبی السُّعود)۔ امام قاضی ابی السعود بن محمد العمادی۔
مکتبۃ الریاض الحدیثۃ، الریاض۔

(۲۱) شرح الشِّفاء۔ امام ملا علی القاری الھرَوی۔ دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۲۲) مطالع المسرات۔ امام محمد المہدی بن احمد الفاسی۔ المکتبۃ النوریۃ الرضویۃ، لائلپور، پاکستان۔
(۲۳) مدارج النبوت۔ محقق شاہ عبدالحق محدث دہلوی۔ مرکز اہلسنت، گجرات، بھارت۔
(۲۴) نسیم الرِّیاض فی شرح شفاء القاضی عِیَاض۔ امام شہاب الدین احمد بن محمد الخَفَاجی۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۲۵) شرح الزرقانی علی المواہبُ اللَّدُنِّیَۃ۔ امام محمد بن عبدالباقی زُرقانی۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۲۶) تفسیر روح البیان۔ امام اسمٰعیل حقی بن مصطفیٰ الخَلوتی۔ دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۲۷) تفسیر المظہری۔ علامہ قاضی محمد ثناء اللہ العثمانی المظہری پانی پتی۔
داراحیاء التراث العربی، بیروت، لبنان۔
(۲۸) الحدیقۃُ النَّدِیَّۃُ شرحُ الطَّریقۃِ المُحَمَّدِیَّۃ۔ امام عبدالغنی النابلسی۔ مکتبۃ الحقیقۃ، استانبول، ترکیا۔
(۲۹) حاشیۃ الصَّاوی علی تفسیر الجلالین۔ امام احمد بن محمد خلوتی الصاوی المالکی۔ دارالجیل، بیروت، لبنان۔
(۳۰) روحُ المَعَانی فی تفسیر القرآن العظیم والسّبع المَثَانی۔ علامہ سید محمود آلوسی۔
دارالکتب العلمیۃ، بیروت، لبنان۔
(۳۱) العطایہ النبوۃ فی الفتاوی الرضویہ۔ اعلیٰ حضرت امام احمد رضا خاں محدّثِ بریلوی۔
مرکز اہلسنت، گجرات، بھارت۔

کتب علماء غیر مقلدین :

(۳۲) فتح القدیر الجامعُ بین فنّی الرِّوایۃ والدِّرایۃ من علم التَّفسیر۔ علامہ محمد بن علی محمد الشوکانی۔
(۳۳) فتح البیان فی مقاصد القرآن۔ مولوی نواب صدیق حسن خانصاحب بھوپالی۔
مکتبۃ العصریۃ، سیدا، بیروت، لبنان۔
(۳۴) ترجمہ القرآن الکریم۔ مولوی وحید الزماں حیدرآبادی۔ اسلامی اکیڈمی، اردو بازار دہلی۔

(۳۵) تبویب القرآن فی مضامین الفرقان۔ مولوی وحید الزماں خانصاحب حیدرآبادی۔
خالد احسان پبلشرز، لاہور، پاکستان۔

(۳۶) شرح اسماء الحسنیٰ۔ مولوی قاضی سلیمان صاحب منصور پوری۔
مکتبہ نذیریہ، فیروز پور، لاہور، پاکستان۔

(۳۷) رحمتہ اللعالمین۔ مولوی قاضی سلیمان صاحب منصور پوری۔
مرکز الحرمین الاسلامی، فیصل آباد، پاکستان۔

(۳۸) تفسیر ثنائی۔ مولوی ثناء اللہ امرتسری صاحب۔ مکتبہ قدّوسیہ، اُردو بازار، لاہور، پاکستان۔

(۳۹) واضح البیان فی تفسیر اُمّ القرآن۔ مولوی ابراہیم میر سیالکوٹی۔
مرکزی جمعیت اہلحدیث، ماڈل ٹاون، لاہور، پاکستان۔

(۴۰) دِرایت تفسیری۔ مولوی عبداللہ روپڑی۔ المکتبۃ الرحمانیہ، ماڈل ٹاون، لاہور، پاکستان۔

: کتب علماء دیوبند :

(۴۱) اِمداد السُّلوک۔ مولوی رشید احمد گنگوہی صاحب۔ دارالکتاب دیوبند، یوپی، انڈیا۔

(۴۲) رسالہ النور۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب۔ کتب خانہ اشرفیہ، دہلی، انڈیا۔

(۴۳) اشرف المواعظ۔ مولوی اشرف علی تھانوی صاحب۔ دارالکتاب دیوبند، یوپی، انڈیا۔

(۴۴) القرآن الکریم مع تفسیر عثمانی۔ مولوی شبّیر احمد عثمانی صاحب دیوبندی۔
مکتبۃ الملک فھد، السعودیۃ العربیۃ۔

(۴۵) التوسل۔ مولوی مشتاق احمد دیوبندی صاحب۔

(۴۶) معارف القرآن۔ مولوی محمد ادریس کاندھلوی صاحب دیوبندی۔
مکتبہ المعارف دارالعلوم الحسینیہ، شہداد پور، سندھ، پاکستان۔

(۴۷) القرآنِ الحکیم مع ترجمہ وتفسیر۔ مولوی عبدالماجد دریا آبادی صاحب۔ تاج کمپنی، لاہور، پاکستان۔